47030 ـ قربانی کے جانور کی فروخت اور عقیقہ کے جانور کی عمر

سوال

1 ـ کیا قربانی کے لیے خریدا ہوا مینڈھا (چھترا) خاندان کی مالی حالت سدھارنے کے لیے فروخت کرنا جائز ہے ؟
2 ـ کیا ایک سال سے کم عمر کا مینڈھا عقیقہ کے لیے ذبح کرنا جائز ہے (بیٹے کے لیے دو اور بیٹی کے لیے ایک جانور) ؟
گزارش ہے کہ ان سوالوں کے جوابات دینے کا اہتمام کریں کیونکہ ہم اس کے محتاج ہیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قربانی یا ہدی (حج میں ذبح کیا جانے والا جانور) کا جانور یا اس کا کچھ حصہ (یعنی اونٹ میں سے) فروخت کرنا جائز نہیں، لیکن ھدی کی مصلحت کے پیش نظر ایسا کیا جا سکتا ہے، کیونکہ انسان جو چیز اللہ کے لیے نکال دے اس میں سے کچھ بھی فروخت کرنا جائز نہیں ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس (ھدی) میں سے کچھ بھی فروخت کرنا جائز نہیں، اور اگر قصائی فقیر ہو تو اس اجرت کے علاوہ اس میں سے کچھ دیا جائے تو جائز ہے کیونکہ وہ اپنے فقر کی بنا پر اس میں سے لینے کا مستحق ہے، نہ کہ اجرت کی وجہ سے تو دوسرے کی طرح اس کا لینا بھی جائز ہوا "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 222).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قربانی میں سے کوئی چیز بھی فروخت کرنی حرام ہے، نہ تو گوشت فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی چیز حتی کہ اس کی کھال فروخت کرنی بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس میں سے کوئی چیز بطور اجرت دی جا سکتی ہے، کیونکہ یہ بھی فروخت کے معنی میں آتا ہے "

دیکھیں: رسالۃ احکام الھدی و والاضحیۃ.

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" اس میں (یعنی قربانی) فروخت یا ہبہ یا رہن وغیرہ کے ذریعہ کوئی بھی ایسا تصرف کرنا جائز نہیں جو قربانی کے مانع ہو، لیکن اگر قربانی کی مصلحت کے پیش نظر اس کے بدلے کوئی بہتر اور اچھا جانور لینا ہو تو جائز ہے، اپنی مصلحت کے لیے نہیں.

اس لیے اگر کسی شخص نے کوئی بکرا قربانی کے لیے متعین اور مخصوص کر دیا اور پھر کسی غرض کی بنا پر اس کا دل اس کے ساتھ لگ جائے اور وہ نادم ہو کر اسے اس سے بہتر اور افضل سے تبدیل کر لے تو ایسا کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ اللہ تعالی کے لیے نکالی گئی چیز میں اپنی مصلحت کے لیے واپسی ہے، نہ کہ قربانی کی مصلحت کے لیے "

رہا مینڈھا تو یہ بھیڑ میں سے نر کا نام ہے، اصل یہی ہے کہ مینڈھا ایك برس کا ہو تا کہ اس کی قربانی جائز ہو، لیکن سنت میں جذع کی قربانی کا جواز بھی ثابت ہے، اور جمہور علماء نے جذع کو بھیڑ کی نسل کے ساتھ خاص کیا ہے، نہ کہ بکری کی نسل سے.

اور جذع بھیڑ میں اس جانور کا کہتے ہیں جس کی عمر چھ ماہ ہو اور چھ ماہ سے جتنی زیادہ عمر کا ہو گا اتنا ہی بہتر اور اولی ہے، کیونکہ بعض مسلك والے تو کہتے ہیں کہ جذع کی عمر ایك برس ہوتی ہے.

شرعا معتبر عمر پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو دانتا (دوندا) کے علاوہ کوئی اور نہ ذبح کریں، لیکن اگر آپ کو دو دانتا ملنا مشکل ہو جائے تو پھر بھیڑ میں سے جذعہ ذبح کر لیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1963).

اس حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ بھیڑ کی نسل میں سے جذع یعنی چھ ماہ کا مینڈھا بھی اس وقت ذبح کرنا جائز ہے جب دو دانتا نہ ملے، لیکن جمہور علماء نے اسے استحباب پر محمول کرتے ہوئے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایك صحابی بیان کرتے ہیں کہ:

" جذع اس سے کفائت کرتا ہے جس میں دو دانتا کفائت کرتا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (4383) سنن ابو داود حدیث نمبر (2799) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا

ہے.

2 ـ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ میں سے جذعہ کی قربانی کی "

سنن نسائی حدیث نمبر (4382) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس کی سند کو قوی کہا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے.

دیکھیں: التعلیق علی زاد المعاد (2 / 317).

آپ یہ علم میں رکھیں کہ عقیقہ میں بھی وہی شروط ہیں جو قربانی میں شروط رکھی گئی ہیں، کہ جانور میں کوئی عیب نہ ہو اور اس کی عمر بھی جائز ہے، اس کی دلیل یہ قیاس ہے کہ یہ دونوں قربانی اور عبادت ہیں.

اس سے آپ کو یہ علم ہو گیا ہو گا کہ بھیڑ میں سے جذع یعنی چھ ماہ کا مینڈھا عقیقہ میں ذبح کیا جا سکتا ہے.

واللہ اعلم .